URDU Gif Format

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

(معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انھیں رسوائی سے بچانا)

مسئلہ ۱۹۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کردینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعاً گناہ ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نکاح مذکور ممنوع وناجائز وگناہ ہے، غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" میں اُن کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ و بدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

Butt

وقال الشامی ونظیر هذه ما نقله العلامة
بیری فی اول شرحه علی الاشباه عن
شرح الهدایة لابن شحنة ونصه اذا
صح الحدیث وکان علی خلاف المذهب
عمل بالحدیث ویکون ذلك مذهبه
ولا یخرج مقلده عن کونه حنفیا بالعمل
به فقد صح عن ابی حنیفة امام
الاعظم انه قال اذا صح الحدیث
فهو مذهبی وقد حکی ذلك ابن
عبد البر عن ابی حنیفة وغیره من
الائمة[1] الخ وقاضی خان وصاحب ہدایہ ہماں مذہب
اہل ظاہر نقل بالتصریح فرمودہ اند کما قال فی
فتاوی قاضی خان وقال الامام الهمام
الشافعی الحرمة لا تثبت فی جانب الاب و
الفقهاء یسمون هذه المسألة لبن الفحل[2]
وقال فی الهدایة وفی احد قولی الشافعی
لبن الفحل لا یحرم لان الحرمة لشبهة
البعضیة واللبن بعضها لا بعضه[3]
ہرگاہ از دلائل کتب فقہائے حنفیہ مبین ومبرہن گردید کہ
تزویج قاسم نامی نزد علمائے حنفی روا و درست
گردید وازاں مذہب حنفی بیروں

اور شامی نے کہا کہ اور اس کی نظیر وُہ ہے جس کو
علامہ بیری نے اشباہ پر اپنی شرح کے ابتداء میں ہدایہ
کی شرح سے نقل کیا یہ شرح ابن شحنہ کی ہے جس کی عبارت
یہ ہے جب حدیث صحیح ہے جو کہ مذہب کے مخالف ہے
تو عمل حدیث پر ہوگا، ——— اور
یہی امام کا مذہب ہوگا اور اس حدیث پر عمل سے مقلد،
امام صاحب کی تقلید سے خارج نہ ہوگا کیونکہ امام ابوحنیفہ
سے صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حدیث صحیح
ہو تو وُہ میرا مذہب ہے۔ اس کو ابن عبدالبر نے امام
ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ سے نقل کیا ہے الخ قاضی خان اور
صاحب ہدایہ نے اہل ظواہر کا مذہب صراحۃً یہی ذکر
کیا ہے جیسا کہ فتاوٰی قاضی خان میں کہا کہ امام شافعی
رحمہ اللہ تعالٰی باپ کی جانب سے رضاعت کی حرمت
ثابت نہیں کرتے۔ اور فقہاء کرام نے اس مسئلہ کو "لبن الفحل"
(خاوند کا دودھ) کا عنوان دیا ہے، اور ہدایہ میں
کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کے ایک قول میں رضاعی
باپ حرام نہیں ہوتا کیونکہ رضاعت میں حرمت جزئیت
کی وجہ سے ہوتی ہے جبکہ دودھ عورت کا جزء ہے
مرد کا نہیں، بہرحال حنفی فقہ کی کتب میں مذکور دلائل
سے ثابت ہے کہ قاسم نامی شخص کا مذکورہ نکاح درست
ہو جاتا ہے اور اس کو درست ماننے سے حنفی مذہب

---

[1] ردالمحتار مطلب صح عن الامام انہ قال اذا صح الحدیث فهو مذهبی احیاء التراث بیروت ۱/۴۶
[2] فتاوٰی قاضی خان باب الرضاع نولکشور لکھنؤ ۱/۱۸۹
[3] الہدایہ " مکتبہ عربیہ کراچی ۲/۳۳۱